# ہیجڑوں کو پیسے نہ دینے سے ان کی بددعا لگتی ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD: 9188 تاریخ:27-11-2024

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شادی بیاہ کے موقع پر ہیجڑے گھروں میں آتے ہیں اور پیسے مانگتے ہیں، لوگ مجبوراً انہیں پیسے دے دیتے ہیں کہ اگر انہیں کچھ بھی نہ دیا جائے، تو جان نہیں چھوڑتے اور برا بھلا کہتے ہیں اور بددعائیں دیتے ہیں اور یہ بھی مشہور ہے کہ اگر ان کو پیسے نہ دیئے جائیں اور یہ بددعا دے دیں تو ان کی بددعا قبول ہو جاتی ہے، ہماری رہنمائی فرمائیں، ان کو پیسے دینا جائز ہے یا نہیں؟ نیز کیا ان کی بددعا قبول ہونے کی کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولاً یاد رہے کہ اگر کسی شخص کے پاس اپنی ضروریاتِ شرعیہ کو پورا کرنے کی مقدار مال موجود ہو، مثلاً اس کے پاس ایک دن کے کھانے کے پیسے اور بدن چھپانے کے لیے کپڑا موجود ہو یا ان ضروریات کو پورا کرنے کی مقدار پیسے کمانے کی طاقت اور موقع رکھتا ہو، تو ایسے شخص کا مانگنا، ناجائز و حرام ہے، خواہ وہ مرد ہو یا ہیجڑا وغیرہ اور اگر دینے والے کو علم ہو کہ اس کے پاس بقدرِ ضرورت مال ہے یا یہ کمانے کی طاقت رکھتا ہے، تو اسے بھیک دینا بھی حرام ہے اور شدید حاجت مند ہے تو اس کے لئے بھیک مانگنا جائز ہے اور اس شدید حاجت کی کافی تفصیل ہے جس میں آج کل کے پیشہ ور بھکاری ہرگز شامل نہیں۔

ہیجڑے کے بھیک مانگنے اور انہیں پیسے دینے کے متعلق بھی حکم شرعی ان ہی احکام کی روشنی میں

دیکھا جائے گا اور جس عام صورت حال کے متعلق سوال کیا گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ شادی، بیاہ یا دیگر تقریبات میں جو ہیجڑے وغیرہ مانگنے آتے ہیں، یہ عمومی طور پر پیشہ ور بھکاری ہوتے ہیں اور یہ بقدر ضرورت مال کمانے کی بھی استطاعت رکھتے ہیں، لہٰذا انہیں پیسے وغیرہ دینا جائز نہیں، لیکن اگر یہ پیسے لیے بغیر جان نہ چھوڑیں اور برا بھلا کہیں اور عزت کو اچھالیں، تو حتی الامکان کوئی ایسا راستہ اختیار کیا جائے کہ انہیں کچھ بھی نہ دینا پڑے، مگر پھر بھی باز نہ آئیں، تو اپنی عزت بچانے اور ان سے جان چھڑانے کے لیے کچھ پیسے دینا جائز ہے اور ان کے لیے لینا، بہر صورت حرام ہے۔

**رہا یہ سوال کہ ان کی بد دعا لگتی ہے یا نہیں؟** تو اس حوالے سے قرآن و حدیث، صحابہ کرام اور فقہائے کرام کے اقوال میں کہیں بھی صراحت موجود نہیں، یہ صرف "تَوَہُّم" ہے، اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں، لہٰذا یہ نظریہ رکھنا درست نہیں کہ اگر ان کو پیسے نہ دیئے، تو ان کی بد دعا لگ جائے گی، البتہ بعض افراد کے متعلق فرمایا گیا کہ ان کی دعا مقبول ہے جیسے مظلوم کہ ظالم کے خلاف اس کی دعا قبول ہے، جبکہ ہیجڑے صرف ہیجڑہ ہونے کے طور پر کوئی مظلوم نہیں۔

**غیر مستحق کے بھیک مانگنے کی مذمت کے متعلق** حدیث مبارک میں ہے:"وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مایزال الرجل یسأل الناس حتی یاتی یوم القیامۃ لیس فی وجھہ مزعۃ لحم" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہو گا۔

**(صحیح البخاری، جلد2، صفحہ 123، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)**

**غیر مستحق شخص کے لیے سوال کرنا اور اسے دینا، دونوں ناجائز و حرام ہیں،** جیسا کہ در مختار میں ہے:"ولا یحل ان یسأل شیئا من القوت من لہ قوت یومہ بالفعل او بالقوۃ کالصحیح المکتسب، ویأثم معطیہ ان علم بحالہ لاعانتہ علی المحرم" ترجمہ: جس کے پاس ایک دن کے کھانے کو ہے یا تندرست ہے کہ کما سکتا ہے، اُسے کھانے کے لئے سوال حلال نہیں اور جس کو اس کی حالت کا علم ہو، تو اس کے لیے

حرام پر مدد کرنے کی وجہ سے ایسے شخص کو دینا بھی جائز نہیں۔

**(درمختار شرح تنویر الابصار، جلد3، صفحہ357، مطبوعہ کوئٹہ)**

فتاوی رضویہ میں ہے:"جو اپنی ضروریات شرعیہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے اُسے سوال حرام ہے اور جو اس مال سے آگاہ ہو اُسے دینا حرام اور لینے اور دینے والا دونوں گنہگار و مبتلائے آثام۔" **(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ307، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاهور)**

اپنی عزت بچانے کی خاطر اور جان چھڑانے کے لیے کسی کو پیسے دینا جائز ہے، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے:"لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت صریح حرام، **بایں ہمہ شرع نے حفظِ آبرو کے لئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں رَوَا فرمایا**، اگرچہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔" **(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ300، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاهور)**

اگر ہجڑے جان نہ چھوڑیں، ضد پر اتر آئیں اور ہتک آمیز رویہ اپنائیں، تو ان سے جان چھڑانے کے متعلق امیر اہلسنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:"حتی الامکان ان سے جان چھڑائی جائے اور اگر واقعی ان کے طرز عمل سے رُسوائی کا سامنا ہو تو ان کو خاموش کرانے کی نیت سے کچھ دینا دینے والے کے لئے جائز ہو گا کہ حدیثوں سے ثابت کہ اگر کوئی شاعر کسی کی ہجو میں اشعار لکھ کر اُس کی عزت اچھالتا ہو تو اسے خاموش کروانے کے لئے کچھ دینا جائز ہے گو کہ یہ دینا رشوت ہے لیکن ایسے موقع پر رشوت دینا جائز ہے۔ مگر لینے والے کے لیے بہر حال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔" **(پردے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ291-292، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ، کراچی)**

مظلوم کی ظالم کے خلاف دعا قبول ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اتق دعوة المظلوم، فإنها ليس بينها وبين الله حجاب" ترجمہ: مظلوم کی بد دعا سے بچو! بے شک اس کی بد دعا اور اللہ پاک کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں۔

**(صحیح البخاری، جلد3، صفحہ129، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)**

**جو شخص مظلوم نہ ہو اور دوسرے کے بارے میں بد دعا کرے، تو وہ مقبول نہیں**، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لا یزال یستجاب للعبد ما لم یدع باثم او قطیعة رحم“ ترجمہ: ہمیشہ بندے کی دعا قبول ہوتی ہے، جبکہ وہ گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے۔

**(الصحیح لمسلم، جلد 8، صفحہ 87، مطبوعہ دار الطباعة العامرة، ترکیا)**

اس کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ” ومنہ الدعاء علی من لم یظلمہ مطلقا “ترجمہ: (جو بد دعائیں قبول نہیں ہوتیں) ان میں ایسے شخص کی بد دعا بھی ہے، جس میں بد دعا کرنے والے پر ظلم نہ کیا ہو۔

**(مرقاۃ المفاتیح، جلد 4، صفحہ 1525، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

بلا وجہ شرعی بد دعا کرنا، جائز نہیں، جیسا کہ فتاوی فیض الرسول میں ہے: ”اگر واقعی عمرو نے بلا وجہ شرعی مسلمانوں کو برباد کرنے کی کوشش کی ہے اور صرف نفسانی غرض سے کسی سنی مسلمان کو برباد کرنے کی دھمکی دیتا ہے، تو وہ ظالم جفاکار ہے، اس پر توبہ لازم ہے، **ذاتی جھگڑے کی وجہ سے کسی مسلمان کے لیے بد دعا کرنا، جائز نہیں**۔“

**(فتاوی فیض الرسول، جلد 2، صفحہ 554، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)**

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

24 جمادی الاولی 1446ھ/27 نومبر 2024ء



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے